بسم اللہ الرحمن الرحیم
فون نمبر ۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ الفضل ربوہ
ابدیٔے روشن دین تنویر
یوم یکشنبہ
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے
جلد ۵۳/۱۸ | ۲۶ وفا ۱۳۴۳ ہش ۱۵ ربیع الاول ۱۳۸۴ھ ۲۶ جولائی ۱۹۶۴ء | نمبر ۱۷۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۲۵ جولائی بوقت ۸ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ اگرچہ نقرس کی تکلیف چل رہی ہے۔ رات وقفہ وقفہ سے نیند آئی۔ کل حضور نے چھ احباب کو شرفِ زیارت بھی بخشا۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولےٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اٰمین اللّٰھم اٰمین۔

تعمیر فنڈ انصار اللہ

مجلس شورےٰ انصار اللہ میں تمام نمائندگان کے مشورہ سے طے ہوا تھا کہ اس سال تعمیر فنڈ کے لئے اراکین تین ہزار روپے جمع کریں۔ یہ تین ہزار کی رقم اراکین سے اس طرح وصول کرنی ہے کہ ہر رکن سے کچھ نہ کچھ حسب استطاعت ضرور لی جائے۔

عہدہ داران نے اس فنڈ کی طرف بالکل توجہ نہیں کی۔ اس نوٹ کے ذریعہ جملہ زعماء کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اس فنڈ کے لئے رقم جمع کر کے مرکز میں بھجوادیں۔ بعض ضروری تعمیری کام روپیہ نہ ہونے کی وجہ سے رکے ہوئے ہیں۔ (قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

ربوہ کا موسم۔ ربوہ ۲۵ جولائی۔ گزشتہ رات مطلع جزوی طور پر ابر آلود تھا۔ آج صبح گہرے سیاہ بادل چھائے ہوئے ہیں اور ہلکی بارش ہو رہی ہے

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہر نبی خواہ وہ کسی زمانہ میں گزرا ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ممنونِ احسان ہے

خدا نے آپؐ کو وہ کتاب عطا کی جس نے گزشتہ نبیوں کی صداقتیں بھی ہم پر ظاہر کر دیں

(۱) "اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نہ آئے ہوتے اور قرآن شریف جس کی تاثیر ہمارے آئمہ اور اکابر قدیم سے دیکھتے آئے اور آج ہم دیکھ رہے ہیں نازل نہ ہوا ہوتا تو ہمارے لئے یہ امر بڑا ہی مشکل ہوتا کہ جو ہم فقط بائیبل کے دیکھنے سے یقینی طور پر شناخت کر سکتے کہ حضرت موسےٰؑ اور حضرت مسیحؑ اور دوسرے گزشتہ نبی فی الحقیقت اسی پاک اور مقدس جماعت میں سے ہیں جن کو خدا تعالیٰ نے اپنے لطفِ خاص سے اپنی رسالت کے لئے چن لیا ہے۔ یہ ہم کو فرقان مجید کا احسان ماننا چاہیئے جس نے اپنی روشنی ہر زمانہ میں آپ دکھلائی اور پھر اس کامل روشنی سے گزشتہ نبیوں کی صداقتیں بھی ہم پر ظاہر کر دیں۔ اور یہ احسان نہ فقط ہم پر بلکہ آدمؑ سے لے کر مسیح تک ان تمام نبیوں پر ہے کہ جو قرآن شریف سے پہلے گزر چکے اور ہر یک رسول اس عالی جناب کا ممنونِ منت ہے جس کو خدا نے وہ کامل اور مقدس کتاب عنایت کی جس کی کامل تاثیروں کی برکت سے سب صداقتیں ہمیشہ کے لئے زندہ ہیں جن سے ان نبیوں کی نبوت پر یقین کرنے سے ایک راستہ کھلتا ہے اور ان کی نبوتیں شکوک اور شبہات سے محفوظ رہتی ہیں۔"

(براہین احمدیہ حصہ سوم صفحہ ۲۶۱ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۱)

(۲) "وجود باجود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہر یک نبی کے لئے متمم اور مکمل ہے۔" (براہین احمدیہ حصہ سوم صفحہ ۲۶۳ حاشیہ نمبر ۱۱)

(۳) "مسیح کو جو کچھ بزرگی ملی وہ بوجہ تابعداری حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے ملی۔ کیونکہ مسیح کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود کی خبر دی گئی۔ اور مسیح آنجناب پر ایمان لایا۔ اور بوجہ اس ایمان کے مسیح نے نجات پائی۔"

(الحکم ۳۰ جون ۱۹۰۱ء)

(۴) "قرآن شریف جو آنحضرتؐ کے اتباع کا مدار علیہ ہے۔ ایک ایسی کتاب ہے جس کی متابعت سے اسی جہان میں آثار نجات کے ظاہر ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ وہی کتاب ہے کہ جو دونوں طریق ظاہری اور باطنی کے ذریعہ سے نفوس ناقصہ کو بمرتبہ تکمیل پہنچاتی ہے۔ اور شکوک و شبہات سے خلاصی بخشتی ہے۔"

(براہین احمدیہ حصہ سوم صفحہ ۲۹۸)

انصار اللہ کا دسواں سالانہ اجتماع

۳۰ اکتوبر تا یکم نومبر ۱۹۶۴ء ربوہ میں منعقد ہوگا

جملہ مجالس انصار اللہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ انصار اللہ کا دسواں سالانہ اجتماع انشاء اللہ العزیز ۳۰، ۳۱ اکتوبر اور یکم نومبر ۱۹۶۴ء بروز جمعہ۔ ہفتہ و اتوار اپنی روایتی شان کے ساتھ ربوہ میں منعقد ہوگا۔ جملہ انصار صاحبان ابھی سے عزم کر لیں کہ وہ اجتماع میں شامل ہو کر اس کی عظیم الشان برکات سے مستفیض ہوں گے۔ (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ ... سے چھپوا کر دفتر الفضل ...

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۶ جولائی ۶۲ء

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات
اور
پیغامِ صلح کے مضمون نگار

پیغامِ صلح کے مضمون نویس نے جریدہ مذکورہ کی اشاعت ۲۴ ۶/ ۶۲ میں سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ ذیل الہامات کا استہزائی تجزیہ کیا ہے:۔

"(۱) انت امامٌ مّبارکٌ
(۲) لعنت اللّٰہ علٰی من کفر
(۳) انّی معك فی السّماء والارض
(۴) انّی معك فی الدنیا والاٰخرۃ
(۵) انّ اللّٰہ مع الّذین اتّقوا والّذین ھم محسنون۔
(۶) اینما ثقفوا اخذوا وقتلوا تقتیلاً۔
(۷) لاتقتلوا زینب
(۸) "آسمان ایک مٹھی بھر رہ گیا"۔
(تذکرہ صفحہ ۲۸ ۷ نیا ایڈیشن)

"تذکرہ" میں یہ الہامات "بدر" ۱۳ر فروری ۱۹۰۸ء کے حوالے سے درج کئے ہیں۔ اسی تاریخ کی ایک تحریر میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کتاب "تعطیر الانام" کے ایک ورق پر جو خلافت لائبریری ربوہ میں موجود ہے مندرجہ ذیل الہامات اپنے قلم سے تحریر کئے:۔

(۱) "آسمان مٹھی بھر رہ گیا۔
(۲) آسمان مٹھی بھر رہ گیا۔
(۳) لاتقتلوا زینب
(۴) لعنۃ اللّٰہ علی الّذی کفر
(۵) انت امامٌ مّبارکٌ لعنۃ اللّٰہ علی الّذی کفر۔
(۶) انت امامٌ مّبارکٌ لعنۃ اللّٰہ علی الّذی کفر۔
(۷) انت امامٌ مّبارکٌ لعنۃ اللّٰہ علی الّذی کفر۔
(۸) بورك من مّعك ومن حولك"
(تذکرہ صفحہ ۷۴۸، ۹۱۴ء، نیا ایڈیشن)

ان دونوں فہرستوں میں مندرجہ ذیل الہامات مشترک ہیں۔

(۱) آسمان مٹھی بھر رہ گیا (آخری فہرست میں دوبارہ پہلی فہرست میں یہ آخری الہام ہے)
(۲) لاتقتلوا زینب
(۳) انت امامٌ مّبارکٌ (پہلی فہرست میں ایک دفعہ اور دوسری فہرست میں تین دفعہ۔ پہلی فہرست میں لعنت اللّٰہ علٰی من کفر دوسرا الگ الہام ہے مگر دوسری فہرست میں تین دفعہ اور انت امامٌ مّبارکٌ کے ساتھ درج ہے۔ پہلی فہرست میں "من" کا لفظ استعمال ہوا ہے مگر دوسری فہرست میں "الّذی" استعمال ہوا ہے۔
(۴) دوسری فہرست میں پہلی فہرست کے ۴، ۵، ۶ والے الہامات موجود نہیں۔
(۵) دوسری فہرست میں الہام "بورك من معك ومن حولك" موجود ہے جو پہلی فہرست میں موجود نہیں۔

پیغامِ صلح کے مضمون نویس نے الہام
لاتقتلوا زینب
میں لفظ "زینب" کو اپنی اہلیہ کا نام سمجھ کر الہامات کی تشریح اپنی ذہنیت کے مطابق کی ہے۔ مگر ان تمام الہامات میں کوئی بھی ایسی بات موجود نہیں جو اس امر کا قرینہ بن سکتی ہو کہ "زینب" سے مضمون نگار کی اہلیہ کی طرف اشارہ ہے۔ اس کے قول کے مطابق ان الہامات میں جو پیشگوئیاں ہیں ان الہامات سے ۳۰ سال کے بعد پوری ہوئیں لیکن الہامات میں کوئی ایک قرینہ موجود نہیں کہ ان کو ۳۰ سال بعد کے واقعات پر چسپاں کیا جا سکے۔ تاہم ان الہامات میں ایک سے زیادہ قرینے ایسے موجود ہیں جو مضمون نگار کی تکذیب کرتے ہیں۔

اوّل تو خود "زینب" کا نام ہے ہر ایک جانتا ہے کہ "زینب" سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مشہور زوجۂ محترمہ کا اسم مبارک ہے۔ آپ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی زاد تھیں اور حضرت زید رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے آپ کی شادی ہوئی تھی جو ناکام ہونے کی وجہ سے طلاق پر منتج ہوئی۔ اور آپ کا نکاح آسمان پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیشگوئی کی تھی کہ میرے بعد ازواج مطہرات میں سے اس کی وفات سب سے پہلے ہوگی جس کے لمبے ہاتھ ہیں چنانچہ آپ کی وفات ہوئی تو اس کی یہ توجیہہ کی گئی کہ لمبے ہاتھوں سے مراد سخاوت کے ہیں۔ چونکہ آپ بڑی سخی تھیں اس طرح یہ پیشگوئی آپ کی ذات پر پوری ہوئی۔

الغرض حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کئی وجوہ سے امہات المومنین میں خاص درجہ رکھتی تھیں اور آنحضرت صلعم نے آپ کی دلجوئی کے لئے آپ کو زوجیت میں قبول فرمایا تھا۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ مامور من اللہ کے الہامات میں اگر کوئی نام آتا ہے تو اس کی خاص وجوہات ہوتی ہیں۔ عام طور پر "زینب" مسلمانوں میں مشہور نام ہے اور محض کسی کا نام "زینب" ہونے کی وجہ سے الہام میں اس کا ذکر قرین قیاس معلوم نہیں ہو سکتا جب تک کوئی واضح قرینہ موجود نہ ہو۔ اس لئے مضمون نویس کا اس کو اپنی اہلیہ پر چسپاں کرنا صحیح نہیں ہے دوسری تاریخی شخصیت جن کا نام "زینب" تھا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالےٰ کی ہمشیرہ تھیں جو واقعہ کربلا میں آپ کے ساتھ تھیں اور آپ کی شہادت کے بعد وہ بھی دیگر اہلِ بیت کے ساتھ مصائب میں گرفتار رہی تھیں۔

اس سے ظاہر ہے کہ الہام "زینب" کا نام کسی ایسی عورت کے متعلق ہے جو یا تو حضرت زینب رضی اللہ تعالےٰ عنہا ام المومنین کی صفات رکھتی ہو۔ اور یا حضرت زینب حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہمشیرہ کے اوصاف سے متصف ہو محض نام کوئی چیز نہیں اصل میں اوصاف قابلِ اعتنا ہیں۔ کیونکہ مسلمانوں میں ہزاروں لاکھوں عورتیں ہو چکی ہیں جن کا نام "زینب" تھا اور اب بھی ہے۔ اور یہ نام ان دو متبرک خواتین کی وجہ سے رکھا جاتا ہے جن کا ذکر ہم نے کیا ہے۔ تاہم صرف نام سے وہ صفات نہیں آجاتیں اور محض نام کی وجہ سے مضمون نویس کی اہلیہ اس الہام سے منسوب نہیں ہو سکتیں بلکہ جیسا کہ ہم اپنے ایک پہلے مضمون میں واضح کر چکے ہیں مضمون نویس کی اہلیہ کا تعلق تو ان لوگوں سے تھا جو حسینی صفت لوگوں کے مقابلہ میں قادیان سے خارج کئے گئے تھے۔

اب اگر ان باتوں کو پیشِ نظر رکھا جائے اور الہامات زیر تذکرہ میں قرینوں کا لحاظ کیا جائے تو "زینب" کا تعین کرنا اتنا مشکل نہیں رہتا۔

بہر حال پیغام صلح کے مضمون نویس نے "زینب" کے لفظ سے دھوکا کھا کر یا دھوکا دینے کے لئے جو طومار تیار کیا ہے وہ خود بخود بے بنیاد ہونے کی وجہ سے معدوم ہو جاتا ہے۔ ایسے ہوائی قلعے تیار کرنے سے تو کچھ نہیں ہو سکتا ہم انشاء اللہ دوسری قسط میں بتائیں گے کہ یہ نام کس شخصیت پر اطلاق کرتا ہے اور ان الہامات میں اس کے نہایت واضح قرینے موجود ہیں۔

چھوٹی چھوٹی باتیں

بعض باتیں ہوتی تو چھوٹی چھوٹی ہیں مگر ان کے پس پشت نہایت اہم اور وسیع حقائق موجود ہوتے ہیں۔ جس طرح گھڑی کی سوئیاں تو چھوٹی چھوٹی ہوتی ہیں مگر ان کی حرکت رفتارِ زمانہ کا پتہ دیتی ہے۔ ذیل میں ہم دو ایسی چھوٹی چھوٹی باتوں کو پیش کرتے ہیں جن سے ایک فہمیدہ اور سنجیدہ انسان بہت اہم حقائق پر دسترس پا سکتا ہے۔

(۱) پہلی چھوٹی بات یہ ہے کہ مشرقی پاکستان کے عدالتی بورڈ نے اس صوبہ میں جماعتِ اسلامی پر پابندی کو ناجائز قرار دیا ہے مگر فیصلہ کے آخر میں یہ بھی کہا کہ

"تاہم عدالت نے ایڈووکیٹ جنرل کی یہ درخواست منظور کر لی کہ مدعا علیہم جس تاریخ کو فیصلے کی مصدقہ نقل حاصل کریں اس تاریخ سے دو ہفتے تک کے لئے فیصلے پر عملدرآمد ملتوی رکھا جائے۔" (ایشیا ۱۸ ۷/ ۶۲ صفحہ ۲۰)

اس فیصلہ کا خلاصہ ایشیا نے اپنی اشاعت مورخہ ۱۷ ۷/ ۶۲ کے صفحہ اوّل اور آخر پر دیا ہے۔ دیگر سرخیوں کے ساتھ صفحہ اوّل پر مندرجہ ذیل سرخی بھی جمائی گئی ہے۔

"فیصلہ کا نفاذ دو ہفتہ بعد ہو جائے گا"

اب غور فرمائیے عدالت کے فیصلہ میں ذرا سی تبدیلی سے مفہوم میں کتنا عظیم فرق پیدا ہو گیا ہے۔ سرخی لگانے والے نے غیر محسوس طور پر ایسی صحافتی غلطی کر ڈالی ہے کہ جس سے اسکی ذہنیت کا تمام ماحول سامنے آجاتا ہے۔ سرخی سے یہ تأثر دیا گیا ہے کہ خواہ کچھ ہو دو ہفتہ کے بعد عدالت کے فیصلہ کا نفاذ لازمی ہے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ ضروری نہیں کہ ایسا ہو۔ یہ دو ہفتے اپیل کے لئے رکھے گئے ہیں فیصلہ کا نفاذ ملتوی کیا گیا ہے جب اپیل دائر کرنے کے لئے یہ وقفہ دیا گیا ہے ایک معمولی سمجھ کا انسان بھی سمجھ سکتا ہے کہ جب اپیل دائر ہو گی تو اپیل کے فیصلہ تک بھی فیصلہ کا نفاذ روک دیا جائے گا خواہ وہ ایک دن کے لئے ہی کیوں نہ ہو۔

سرخی لگانے والے نے اس کو معمولی بات سمجھا ہے مگر اس سے اس کی ذہنیت کی ساخت کا راز کھل جاتا ہے جو یہ ہے کہ وہ عوام کو غلط بیانیوں سے مغالطہ میں ڈالنا کوئی بات ہی نہیں سمجھتا اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ ان لوگوں کی تربیت کس طرح ہو رہی ہے اور وہ اسلام کے اصولوں کو کس طرح نافذ کرنا چاہتے ہیں۔ یہ نتیجہ ہے اس تعلیم کا جو مودودی صاحب نے دی ہے کہ بعض ناگزیر حالتوں میں جھوٹ بول لینا جائز ہے۔ اس سے اندازہ کیا جا سکتا

(باقی صفحہ ۲ پر)

دوسری قسط

الزام تراشی —— ایک قومی گناہ

عیب چینی نہ کرو، مفسد و نمّام نہ ہو

ملک سیف الرحمٰن صاحب فاضل

شریعت کے تعزیری ضوابط

نکتہ چینی، عیب جوئی اور الزام تراشی کے عیوب چونکہ بہت بڑی خرابی اور فساد کے حامل ہیں۔ اس لئے جہاں وہ روحانی سزا اور اخروی مذمت کے مستحق قرار دیئے گئے ہیں۔ وہاں دنیوی طور پر بھی شریعت میں ان کے لئے مناسب تعزیری ضوابط مقرر کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آیت قرآنی

یامرون بالمعروف و
ینھون عن المنکر

کی تفسیر میں فرمایا ہے۔

من رأی منکم منکراً
فلیغیرہ بیدہ (بخاری)

یعنی جو شخص تم میں سے کوئی بُری یا خلاف شریعت بات دیکھے اور اس کے دائرہ اختیار میں ہو۔ تو اس کی روک تھام کے لئے حسب ضرورت اسے تعزیری اقدام کا حق ہے۔

اسی طرح ایک اور موقعہ پر فرمایا۔

ما من قوم عملوا بالمعاصی
وفیھم من یقدر ان ینکر
علیھم فلم یفعل الا
یوشک ان یعمھم اللہ
بعذاب من عندہ (مسلم)

یعنی جس قوم میں اخلاقی جرائم کا ارتکاب ہو رہا ہو۔ اور اس میں ایسے لوگ موجود ہوں جو ان جرائم کی مذمت کر سکتے ہوں اور وہ ایسا کوئی قدم نہ اٹھائیں۔ تو یہ سب اللہ تعالےٰ کی عذاب کی گرفت میں ہیں۔ نہ تو کرنے والے بچیں گے۔ اور نہ ہی نہ کرنے والے۔

ماہرین قانون جدید نے بھی فلسفہ قانون کی اس تشریح کو درست تسلیم کیا ہے، چنانچہ سر الفریڈ ڈیننگ فرد کی ذمہ داری پر بحث کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ جو فعل اخلاقی لحاظ سے قابل مذمت ہے۔ قانونی لحاظ سے وہی مستوجب سزا و عقوبت ہے۔

Changing Law
By Sir Alfred

عملی بنیاد کے لحاظ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وہ فرمان اس نقطۂ نظر کی صحت کو پوری طرح واضح کر رہا ہے جس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔

اذا قال الرجل للرجل
یا یھودی فاضربوہ
عشرین واذا قال یا
مخنّث فاضربوہ عشرین
(ترمذی)

یعنی اگر کوئی شخص کسی دوسرے کو بُرا بھلا کہتے ہوئے یہودی یا مخنث کہے تو اسے بیس کوڑوں تک کی سزا دی جا سکتی ہے
اسی طرح ایک اور حدیث میں ہے۔

کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یعزّر فی
التھمۃ بالحبس تارۃً
وبالضرب الخفیف اُخریٰ
(کشف ص ۲۴۱)

یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بے جا الزام لگانے والے کو کبھی قید کی اور کبھی ضرب خفیف کی سزا دیا کرتے تھے۔
فقہاء نے لکھا ہے کہ دوسروں کو عملاً یا قولاً یا اشارۃً دکھ دینے والا اور ان کے چین میں مخل انداز ہونے والا شرفا کا مذاق اڑانے والا اہل علم کی تحقیر کرنے والا مستوجب سزا ہے۔ اسی طرح جو شخص نماز کے پابند کو بے نمازی کہے یا اچھے بھلے شریف آدمی کے متعلق احمق۔ بے وقوف، بے حیا، کمینہ، بے غیرت خائن، بدکار، فاسق، یا اسی قسم کے بدتہذیبی کے الفاظ استعمال کرے، تو اسے مناسب سزا دی جا سکتی ہے۔

غرض اصول انہوں نے یہ بیان کیا ہے کہ:۔

من اذیٰ غیرہ بقولٍ او
فعلٍ ولو بغمز العین
یعزّرُ
(الاشباہ والنظائر بیزیجیفی
کتاب الاختیار ص ۱۶۳)

تعزیر سے مراد ایسی غیر مقررہ سزا ہے جو امام یا حاکم اپنے دائرہ اختیار کے لحاظ سے اپنی رائے میں مناسب سمجھے اور جس سے مجرم اپنے جرم سے باز آ جائے یہ سزا حالات اور افراد کے لحاظ سے مختلف ہو سکتی ہے۔ مثلاً گہری نظر سے دیکھنے، تنبیہ کرنے، سرزنش کرتے، معمولی مارنے، طمانچہ مارنے، کان اینٹھنے، تنبیہ کرنے، قید کرنے، جرمانہ کرنے، کوڑے لگانے اور شہر بدر کرنے وغیرہ کی صورت میں دی جا سکتی ہے۔

فقہ حنفی کی مشہور کتاب نہایہ شرح ہدایہ میں ہے۔ کہ سوسائٹی میں ملزم کے درجہ اور مرتبہ کے لحاظ سے تعزیر مختلف ہو گی۔ مثلاً اشراف جیسے علماء و سادات کی تعزیر صرف یہ ہو سکتی ہے۔ کہ قاضی انہیں لکھ بھیجے کہ میرے علم میں لایا گیا ہے کہ آپ اس قسم کے کام کرتے ہیں۔ شہر کے معزز تاجر یا باعزت زمیندار جو متوسط طبقہ کے شرفاء سے تعلق رکھتے ہوں۔ ان کی تعزیر یہ ہے کہ قاضی انہیں اپنی عدالت میں طلب کرے۔ اور توجہ دلائے عام شریف شہری کی تعزیر یہ ہے کہ عدالت میں طلب کر کے اسے تنبیہ کرے۔ یا کچھ دن کے لئے قید کر دے۔ پست طبقہ سے تعلق رکھنے والے کی تعزیر یہ ہے کہ حاکم عدالت کر کے اسے کوڑے لگوائے یا قید کرے۔ (کتاب الاختیار ص ۱۵۸)

تاریخی نتائج

اس قانونی تفصیل کے بعد اب ہم اس بُرائی کے تاریخی نتائج کی طرف آتے ہیں، اس لحاظ سے کس قسم کے بدکردار لوگ قومی طور پر کس قدر خطرناک ہوتے ہیں۔ اس کا جواب ہمیں تاریخ اسلام سے بڑی وضاحت کے ساتھ ملتا ہے۔ یوں الزام تراشی کرنے والے اور عیب چینی کی عادت رکھنے والے موجود تو شروع اسلام سے ہی تھے۔ لیکن جو سرگرمی اس قماش کے لوگوں نے حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہما کے زمانہ خلافت میں دکھائی۔ اس کی مثال پہلے کبھی دیکھنے میں نہ آئی۔ یہ لوگ خیرخواہی اور قوم کی بھلائی کا جامہ اوڑھ کر سامنے آئے اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ پر مختلف قسم کے الزامات لگانے شروع کئے۔ ان کا مطالبہ تھا کہ حضرت عثمانؓ خلافت کی ذمہ داریوں کو پورا کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ اور لوگوں کی امیدیں چونکہ ان سے پوری نہیں ہوئیں۔ اور بہت بوڑھے بھی ہو چکے ہیں اس لئے وہ خلافت سے دستبردار ہو جائیں۔ ورنہ وہ اصلاح احوال

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی شفایابی کیلئے صدقہ کی تحریک

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ

گزشتہ سال انصار نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی شفایابی کے لئے مسلسل چالیس دن صدقہ جاری رکھنے کی تحریک میں خدا کے فضل سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت بدستور کمزور چلی آ رہی ہے۔ اس لئے میں پھر انصار سے پُر زور اپیل کرتا ہوں کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی کامل و عاجل شفایابی کی پُرسوز دعاؤں کے ساتھ ایک بار پھر چالیس روز تک صدقہ جاری رکھنے کی اس تحریک میں حصہ لیں۔ تا اللہ تعالےٰ کی رحمت جوش میں آئے اور ہم عاجزوں پر رحم فرماتے ہوئے وہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کو جلد کامل شفا عطا فرمائے آمین

صدقہ کی رقوم دفتر انصار اللہ مرکزیہ ربوہ میں بھجوا دی جائیں

خاکسار:۔ مرزا ناصر احمد
صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ ۲۱ جولائی ۶۲ء

کے لئے خود کوئی عملی قدم اٹھانے پر مجبور ہوں گے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ جو عملی قدم ان لوگوں نے اٹھایا اس کے نتیجہ میں کیا حالات سدھر گئے۔ کیا مسلمان مقدر ہے خلافت کی وہ برکات جن کا عظیم الشان ظہور وہ ان تین خلافتوں میں دیکھ چکے تھے عملی حالات قائم رہیں۔ تاریخ تو یہ بتاتی ہے کہ ان لوگوں نے چھوٹی چھوٹی باتوں کے پیچھے پڑ کر عظیم الشان برکات اور ترقی کے بے پناہ مواقع سے اپنے آپ کو محروم کر لیا۔ خود بھی برباد ہوئے اور قوم کے لئے بھی فتنہ و فساد اور افتراق و انتشار کے دروازے کھول گئے۔ ان لوگوں نے اصلاح تو کیا کرنی تھی اٹ ٹھیک سے جو نظام خلافت چل رہا تھا اسے بھی درہم برہم کر گئے اور اس نعمت کی ایسی بے قدری کی کہ وہ صدیوں آسمان پر اٹھا لی گئی۔ یہ مخالف کہتے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تقسیم اموال کا جو نظام قائم کیا وہ ٹھیک نہیں تھا اس سے قوم میں بے عملی اور عیش پرستی نے راہ پایا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر ان کا ایک الزام یہ تھا کہ انھوں نے عوام کے روپیہ کو بے جا خرچ کیا ہے۔ مسجد نبوی کی جو توسیع انھوں نے کروائی وہ قومی روپیہ کا ضیاع ہے دارالامارۃ اور بیت المال کی عمارت کی تعمیر بھی بلا ضرورت اور اسراف ہے یہ خویش پرور اور اقربا نواز ہے اپنے رشتہ داروں کو عہدے دے رکھے ہیں اور سیاہ و سفید کا ان کو مالک بنا دیا ہے وغیرہ

یہ لوگ کس قسم کے الزامات آپ پر لگاتے تھے اس کی ایک تفصیلی مثال یہ واقعہ ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۲۲ھ میں مدینہ میں ایک دارالامارۃ تعمیر کرایا۔ اس کے چار حصے تھے ایک میں خزانہ تھا۔ دوسرے میں دفاتر، تیسرا مہمانوں سفیروں اور وفدوں کے لئے مخصوص تھا چوتھے میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خود رہتے تھے اب سے چودہ پندرہ سال پہلے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد میں بصرہ اور کوفہ میں جو دارالامارۃ (گورنمنٹ ہاؤس) بنایا گیا تھا اس کا نقشہ بھی کم و بیش یہی تھا یعنی ایک حصہ میں خزانہ، دوسرے میں دفاتر اور تیسرے میں گورنر کی رہائش کا انتظام تھا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اس عمارت کا افتتاح ایک دعوت سے کیا جس میں اکابر مدینہ مدعو تھے۔ کھانا عمدہ اور بڑے پیمانہ پر تھا۔ حاسدوں اور مخالف پارٹیوں نے دعوت اور کوٹھی دونوں کو پروپیگنڈے کا موضوع بنا لیا۔ ان کی ہر مجلس اور ہر اجتماع میں کوٹھی کے چرچے ہونے لگے ترک سنت اور فضول خرچی کے الزام لگائے گئے حالانکہ اس میں نہ کوئی ترک سنت تھی نہ فضول خرچی اہل عرب کی مالی حالت بہتر ہونے سے شہر میں بہت سے نئے مکان بن گئے تھے اور مالدار صحابہ نے حویلیاں بنوائی تھیں اور یہ سب باتیں عرب مدنیت کے ارتقاء اور خوش حالی کا نتیجہ تھیں اس لئے خلافت کے سربراہ نے اگر اپنے عملہ خزانہ اور سرکاری مہمانوں کے لئے ایک باقاعدہ اور خلافت کے شایان شان عمارت بنوائی تو اس میں اعتراض کی کیا بات تھی۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو اس پروپیگنڈے کا جب علم ہوا تو آپ نے نماز جمعہ کے بعد ایک تقریر میں کہا:-

"جب کوئی نعمتوں سے بہرہ ور ہوتا ہے تو اس کے حاسد پیدا ہو جاتے ہیں ۔۔۔۔ اس عمارت کا مقصد جو میں نے بنوائی ہے خزانہ کو محفوظ کرنا ہے اور باہر کے مہمانوں اور وفدوں کو ٹھہرانا ہے شہر کے کچھ لوگ کہتے ہیں کہ میں نے سرکاری روپے سے اس کو تعمیر کروایا ہے اور مسلمانوں کی بلا اجازت ان کی آمدنی اس پر لگائی ہے ان کی پارٹیاں سرگوشیاں کرتی ادھر ادھر پھرتی ہیں اور سمجھتی ہیں کہ مجھے ان کی حرکتوں کا علم نہیں یہ لوگ میرے سامنے اعتراض نہیں کرتے کیونکہ انھیں معلوم ہے کہ ان کے اعتراض کا مدلل اور دندان شکن جواب دیا جائے گا ان کو ایسے ہم خیال مل گئے ہیں جو ان کی طرح پراپیگنڈے اور غلط بیانی سے کام لیتے ہیں ۔۔۔۔ اور مان لو کہ میں نے خزانہ کے روپیہ سے عمارت بنوائی ہے تو کیا خزانہ آپ کی اور میری ضرورت کے لئے نہیں ہے، کیا میں آپ کی خدمت نہیں کر رہا ہوں، کیا میں آپ کی ضروریات اور روزی کا کفیل نہیں ہوں اور آپ کے سارے حقوق پوری طرح ادا نہیں کر رہا ہوں پھر کیا مجھے اتنا بھی اختیار نہیں کہ فالتو روپے سے اپنی مرضی کے مطابق کوئی کام کر سکوں؟ اگر نہیں ہے تو پھر میں خلیفہ کس بات کا ہوں؟ سب سے زیادہ حیرت مجھے اس بات پر ہے کہ آپ کہتے ہیں کہ ہم عثمان کو معزول کر دیں گے قتل کر دیں گے۔"

(شرح نہج البلاغہ بحوالہ موفقیات قاضی مکہ زبیر بن بکار ۲۹۶ھ)

الغرض مخالفوں نے جو الزامات آپ پر لگائے وہ بالکل بے جا اور محض حسد کی بناء پر تھے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بار بار پبلک طور پر ان کی تردید کی اور متعدد بار ان کو اپنی اُن شاندار مساعی کی طرف توجہ دلائی جو اس بابرکت دور خلافت میں آپ کے ذریعہ سر انجام پائیں۔ پھر ان دشمنان حق نے اتفاق کے زمانہ کی اُن شاندار فتوحات کی طرف بھی نہ دیکھا جو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کامیاب قیادت کی رہین منت تھیں یہ لوگ بس ایک ضد پر اڑ گئے اور قائم شدہ نظام کو درہم برہم کرنے کی ٹھان لی۔ لیکن اس تخریب کے بعد وہ کوئی تعمیر کا کام نہ کر سکے بڑی محنت اور بڑی قربانیوں کے ذریعہ جو اتفاق حاصل ہوا تھا اس کو برباد کر کے وہ کسی نئے اتفاق و اتحاد کی بنیاد نہ رکھ سکے اور بالآخر آبادی کی بجائے بربادی ان کے نصیبوں میں لکھی گئی۔ حمد کی بجائے لعنت ان کے گلے کا ہار بن گئی۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس قسم کی غلطیوں سے بچائے اور اسی کی حفاظت اور اس کی ہدایت ہمیشہ ہمارے شامل حال رہے۔

اللّٰھم آمین

لیڈر — (بقیہ صفحہ ۲)

ہے کہ مودودی صاحب نے ایک ذرا سی بات کہہ کر اسلام پسندوں کو کتنا گمراہ کر دیا ہے اور اس سے اسلام کو کتنا نقصان پہنچنے کا احتمال ہے۔

(۲) ایشیا کی اسی اشاعت میں "صوبائی اسمبلی کی آخری جھلک" کے زیر عنوان ایک اجلاس کی کارروائی شائع کی گئی ہے۔ علامہ ارشد کی تقریر کا خلاصہ جو دیا گیا ہے اس کا مندرجہ ذیل حصہ ملاحظہ ہو:-

"ممبر نے کہا کہ ایک عرصہ سے ہم حکومت کی طرف سے یہ اعلانات سنتے آ رہے ہیں کہ کمسن بچوں کو اغوا کرنے والے مجرموں کو سخت سے سخت سزائیں دی جائیں گی مگر اب موجودہ اسمبلی کی میعاد بھی ختم ہونے کو آئی ہے مگر اس سلسلے میں ایوان کے سامنے کوئی قانون نہیں لایا گیا انہوں نے کہا کمسن بچوں کو اغوا کرنے والے مجرموں کو گولی سے اڑا دینے کی سزا مقرر کرنی چاہیئے انہوں نے کہا یہ امر ہمارے لئے باعث شرم اور افسوس ہے کہ کویت۔ بحرین اور سعودی عرب میں پاکستانی بچوں کی خرید و فروخت ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا جب تک اس صوبے میں اسلامی قانون نافذ نہیں کیا جاتا امن و امان بحال کرنا بہت مشکل ہے۔ سعودی عرب کی مثال دیتے ہوئے جہاں اسلامی قوانین نافذ ہیں۔ علامہ ارشد نے کہا کہ چوری، ڈکیتی، قتل اور زنا وغیرہ کے جرائم کا نام و نشان نہیں ہے۔"

(ایضاً صفحہ ۴)

علامہ صاحب فرماتے ہیں کہ:-

(۱) اغوا کرنے والوں کو گولی سے اڑا دینا چاہیئے۔

(۲) سعودی عرب میں پاکستانی بچوں کی خرید و فروخت ہمارے لئے باعث شرم ہے۔

(۳) سعودی عرب میں اسلامی قوانین نافذ ہیں اس لئے وہاں چوری، ڈکیتی، قتل اور زنا وغیرہ جرائم کا نام و نشان نہیں ہے۔

یعنی پاکستانی بچوں کی خرید و فروخت سعودی عرب میں کوئی جرم نہیں اگرچہ ان کا اغوا پاکستان میں اغوا کرنے والوں کا ایسا جرم ہے کہ انہیں گولی سے اڑا دینا چاہیئے۔ معلوم نہیں علامہ ارشد اسلامی قوانین کی تعریف کر رہے ہیں یا نعوذ باللہ ان کی مذمت۔ اگر علامہ صاحب پاکستان میں بھی سعودی عرب کی قسم کا اسلامی قانون نافذ کرانا چاہتے ہیں تو انہیں چاہیئے کہ بچوں کے اغوا کنندوں کو گولی سے اڑانے کی سزا کی سفارش کی بجائے انعام دینے کی سفارش کریں۔ کم سے کم اس سے آپکی تقریر میں توازن تو پیدا ہو جائیگا۔

سابق ایڈیٹر اصلاح سرینگر

چوہدری عبدالواحد صاحب مرحوم کا ذکر خیر

(از خواجہ عبدالغفار صاحب ڈار سابق اسسٹنٹ ایڈیٹر اخبار اصلاح سرینگر)

ریاست جموں کشمیر کے بے شمار احمدی و غیر احمدی احباب نے چوہدری عبدالواحد صاحب سابق مدیر اصلاح سرینگر کی وفات کی خبر کو انتہائی افسوس کے ساتھ سنا حضرت خلیفہ عبدالرحیم صاحب آف جموں کی رحلت کے بعد کشمیر سے تعلق رکھنے والے احمدیوں کے لئے یہ دوسرا عظیم صدمہ ہے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

چوہدری عبدالواحد صاحب مرحوم کچھ عرصہ مدرسہ احمدیہ قادیان میں سکاؤٹ ماسٹر اور انگریزی و حساب کے استاد رہے پھر دہلی میں خواجہ حسن نظامی صاحب مرحوم کے جاری کردہ ایک مڈل سکول میں ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے۔ چنانچہ اس دور میں جماعت احمدیہ دہلی میں انہیں جماعتی امور سرانجام ہونے کے خاص مواقع ملتے رہے۔

خاکسار راقم الحروف ان دنوں جامعہ احمدیہ قادیان میں زیر تعلیم تھا۔ انہی دنوں کا ذکر ہے کہ چوہدری صاحب مرحوم مجھے ملے اور فرمایا۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اخبار اصلاح سرینگر کی ادارت میرے سپرد کی ہے اور میں کشمیر جانے والا ہوں۔ آپ نے ہمارے ملکی کوائف اور حالات کے سلسلہ میں مجھ سے تبادلۂ خیالات کیا اور کسی قدر واقفِ حال کے طور پر میں نے مجھے جو کچھ علم تھا وہ ان کی خدمت میں عرض کر دیا۔

جب میں نے مولوی فاضل کا امتحان پاس کر لیا تو حضور اقدس کی خدمت میں دعا اور مشورے کے لئے عرض کیا کہ میں اب کیا شغل اختیار کروں؟ حضور کی طرف سے جواب ملا کہ آپ چوہدری عبدالواحد صاحب کے ساتھ مل کر اپنے ملک کی خدمت کریں۔ چنانچہ حضور کی ہدایت کے تحت کچھ عرصہ بعد خاکسار چوہدری صاحب مرحوم کے ساتھ معاون مدیر اخبار اصلاح کے طور پر کام کرنے لگا۔ اور میرا یہ تعلق مرحوم کے ساتھ ۶۔۷ سال تک قائم رہا۔

تحریک آزادی کشمیر کے ساتھ حضرت امیر المومنین کا خاص تعلق رہا ہے۔ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے صدر کی حیثیت سے حضور نے جو اہم کام سرانجام دیا اس کے علاوہ بھی حضرت اقدس کی جانب سے کشمیر کے باشندوں کی بہبودی کے لئے مختلف طریقوں سے کام ہوتا رہا۔ حضور کا ایک اہم کارنامہ سری نگر سے اعتدال پسند اخبار "اصلاح" کا اجراء بھی تھا۔ اس اخبار کا اجراء اگرچہ چوہدری صاحب سے قبل ہی ہو چکا تھا لیکن ریاست جموں و کشمیر میں "اخبار اصلاح" کی ہمہ گیر مقبولیت چوہدری صاحب مرحوم کی انتھک کوششوں اور مسلسل جدوجہد کی ہی مرہونِ منت ہے۔ اس حقیقت کا مؤرخین کشمیر نے بھی اپنی کتابوں میں فراخدلی سے اعتراف کیا ہے۔ چوہدری صاحب مرحوم نے حضرت اقدس کی سرپرستی اور ہدایت کے مطابق کشمیر میں جو اہم قومی اور ملی خدمات سرانجام دی ہیں ان کا کشمیر کے تمام حلقوں میں ہمیشہ اعتراف کیا جاتا ہے۔ اس زمانہ میں آپ نے ملکی خدمات سرانجام دینے کے ساتھ ساتھ ساری ریاست جموں و کشمیر کی احمدی جماعتوں کو بھی منظم کیا اور نہایت اخلاص اور جوش سے جماعت کے کاموں کی سرانجام دہی کی وجہ سے ہی آپ کو "پراونشل امیر" چن لیا۔ راقم الحروف آپ کا سیکرٹری رہا۔

راقم الحروف مرحوم کا رفیق کار ہونے کی وجہ سے آپ کی خوبیوں اور نیکیوں کا عینی شاہد ہے۔ آپ ایک نہایت مخلص اور جوشیلے احمدی تھے۔ باقاعدگی سے چندہ ادا کرتے تھے۔ تہجد گذار تھے اور تبلیغ میں نمایاں حصہ لیا کرتے تھے بنی نوع انسان کی کسی طور سے بھی کوئی خدمت کرنا آپ کا محبوب مشغلہ تھا۔ نہایت مخلص اور سادہ طبیعت کے مالک تھے۔

آپ نے ریاست جموں و کشمیر کے چپہ چپہ کا پیدل سفر کیا۔ ریاست کے حالات معلوم کر کے ڈائری کی صورت میں شائع کرتے تھے۔ جن کا حکومتِ کشمیر پر بھی گہرا اثر پڑتا تھا۔ تقسیم ملک سے قبل ہی کشمیر سے واپس آ گئے پھر راقم الحروف "اصلاح" کا انچارج مقرر ہوا۔ تقسیم سے قبل اور کچھ عرصہ بعد آپ الفضل کے مینیجر رہے اور کچھ عرصہ تک سردار محمد ابراہیم خاں صاحب کی صدارت کے زمانہ میں آزاد کشمیر گورنمنٹ کے لاہور کے پبلسٹی آفیسر بھی رہے۔ مگر افسوس کہ پھر ان کے خانگی حالات کچھ ایسے الجھ گئے کہ وہ انہی میں پھنس کر رہ گئے۔ ان کی صحت بھی تین چار سال سے ذیابیطس کی وجہ سے بہت خراب ہو گئی تھی۔ اس دوران میں آپ کی شدید خواہش رہی کہ تحریک کشمیر اور کشمیر میں احمدیت کے اثر و نفوذ کی تاریخ محفوظ کر لی جائے۔ مگر ایک تو حالات ساز گار نہ ہوئے۔ دوسرے گذشتہ ماہ آپ کا ایک جوان سال لڑکا "رحمت اللہ" کو کسی بدبخت نے گولی کا نشانہ بنا دیا۔ اس کے بعد آپ کی صحت اور بھی زیادہ گر گئی۔ میرے سامنے مرحوم کا آخری خط ۱۹۔۶۔۶۲ء کا ہے جو دراصل میری طرف سے بھیجے ہوئے تعزیت نامہ کا جواب ہے۔ اس میں آپ لکھتے ہیں:۔

"میرے عزیز! بزرگوں نے اس دنیا کو دار الابتلاء و دار المحن فرمایا ہے۔ ہم سب نے ایک ہی راستے سے گذر کر اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونا ہے۔ کوئی پہلے گیا کوئی بعد میں۔ میں بدستور بیمار ہوں اور چلنے پھرنے سے قاصر ہوں۔ یہاں تک کہ مرحوم کے جنازے کے ساتھ اس کی قبر تک بھی نہ جا سکا! اگرچہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ہمیں صبر جمیل کی توفیق دی ہے۔ تاہم تقاضائے بشریت کے تحت میری صحت ضرور متاثر ہوئی .... پھر لکھتے ہیں۔ کہ آپ دردِ دل سے دعا کریں اور سب سے کرائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور اگر میرا وقت مقدر آ چکا ہے تو آسانی فرما کر میرے گناہوں و کمزوریوں پر اپنی بے پناہ مغفرت اور ستاری کا پردہ ڈال کر رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم و مسیح پاک کے مقدس قدموں میں جگہ عنایت کرے ہم سب کو صبر و جمیل عنایت فرما کر اپنا قرب و رضا عنایت فرما دے۔ ہر قسم کے مصائب و مشکلات، گناہوں اور کمزوریوں سے نجات بخش کر اپنے افضال اکرام، انوار، رحمتوں و برکتوں سے بیش از بیش نوازے اور انجام بخیر فرما دے۔ آمین ثم آمین .... ہمیں تو ان مخالفین سے بھی کوئی گلہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم کو بھی اور ان کو بھی صراطِ مستقیم پر چلائے .... احباب جماعت کو السلام علیکم و درخواست دعا۔ دعاؤں کا محتاج عبدالواحد"

چوہدری صاحب مرحوم کے خاندان کے لئے یقیناً یہ ایک بہت بڑا صدمہ ہے بلکہ آپ کی وفات تو دراصل ایک جماعتی صدمہ ہے۔ مگر مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مرحوم کے دل سے نکلی ہوئی اس دعا کو شرف قبولیت بخشے اور مرحوم کے سارے خاندان کو ان سے بھی زیادہ سلسلہ کے ساتھ وابستہ رکھے اور دین و دنیا میں خود ان کا ہر طرح سے حافظ و ناصر و مددگار ہو۔ آمین ثم آمین۔

ضروری تحریک

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

اللہ تعالیٰ کے فضل اور احباب جماعت کے تعاون سے فضل عمر ہسپتال میں غریب و نادار مریضان کا علاج مفت ہو رہا ہے۔ اور دوست اس غرض کے لئے صدقات کی رقوم بھجواتے رہتے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اس سلسلہ میں خاکسار ایک ضروری گذارش یہ کرنا چاہتا ہے کہ نادار مریضان کے علاج کے اخراجات کچھ عرصہ سے بہت بڑھ گئے ہیں۔ صرف تپ دق (T.B) کے ہی اتنے مریض ہیں کہ ان پر تپ دق کی خاص ادویہ کا خرچ تقریباً چالیس روپے یومیہ ہو رہا ہے ان مریضوں کا علاج بیچ میں چھوڑ دینا ان کے لئے مہلک ہو سکتا ہے۔ ادھر اس علاج کے اخراجات بہت ہیں اور ان کو صرف اسی صورت میں پورا کیا جا سکتا ہے کہ احباب جماعت نہ صرف پہلے کی طرح تعاون فرماتے ہوئے صدقات کی رقوم بھجواتے رہیں بلکہ کوشش کر کے پہلے سے زیادہ رقوم بھجوائیں۔ اور جن دوستوں کو ابھی تک اس طرف توجہ نہیں ہوئی۔ وہ صدقات دیتے وقت اپنے غریب اور نادار بھائیوں کے علاج کا خیال کرتے ہوئے صدقات کی رقوم فضل عمر ہسپتال میں نادار مریضان کے علاج کے لئے ارسال فرماویں۔ تا یہ صدقہ جاریہ جو احباب جماعت کے تعاون اور اللہ تعالےٰ کی خاص تائید و نصرت سے کئی سال سے جاری ہے آئندہ بھی جاری رہ سکے۔ آمین۔ والسلام

خاکسار مرزا منور احمد

چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ

مجالس خدام الاحمدیہ کی مساعی کا جائزہ

ذیل میں مجالس خدام الاحمدیہ پاکستان کی ماہ مئی کی کارگذاری کا خاکہ پیش خدمت ہے۔ مجالس کو چاہیئے کہ اپنی مساعی کو تیز تر کریں اور مفصل اور مکمل رپورٹ سے مرکز کو بروقت اطلاع دیا کریں۔

(نائب مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

شعبۂ اعتماد و تجنید:۔ دورانِ ماہ مجالس عاملہ کے ۱۸۳ اور مجالس عامہ کے ۱۰۵ اجلاس منعقد ہوئے۔ ۵۰۰۲ چٹھیاں مجالس کے کاموں کے سلسلہ میں لکھی گئیں۔ ۸۱ نئے خدام مجالس میں شامل ہوئے جبکہ ۸۸ خدام مجالس چھوڑ کر چلے گئے۔

شعبۂ تعلیم:۔ دوران ماہ ۱۱۳ خدام کو قرآن کریم باترجمہ۔ ۲۲۶ خدام کو نماز باترجمہ اور ۱۲۳ خدام کو قرآن کریم ناظرہ پڑھانا شروع کیا گیا۔ مجالس کی لائبریریوں میں اس ماہ ۲۹۷ کتب کا اضافہ ہوا۔ کل ۵۶۹ کتب جاری کی گئیں جن سے ۱۰۰۹ افراد نے استفادہ کیا۔

شعبۂ اصلاح و ارشاد و تربیت:۔ اس ماہ ۵۹۳ خدام نے پیغام حق پہنچانے کے لئے وقت دیا۔ ۲۴۰ خدام نے کم از کم ایک دن اس کام کیلئے وقف کیا۔ تقسیم کردہ لٹریچر کی تعداد ۱۰۱۹۳ ہے۔ اصلاح و ارشاد کے سلسلہ میں ۵۸۷ خطوط لکھے گئے۔ اس ماہ بفضلہ تعالیٰ ۲۸ افراد بیعت کرکے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ اس سلسلہ میں مجالس پوڑانوالہ، ڈسکہ، لائل پور۔ چک ۲۶۔ گجرات۔ ڈنگہ۔ چنڈی۔ بتوکی، ربوہ ضلع گجرات اور منٹگمری نے اچھا کام کیا۔ ۱۱ افراد حج سکیم میں شامل ہوئے۔ ۱۱۲ افراد کو سگریٹ نوشی سے روکا گیا۔

تحریک جدید و وقفِ جدید:۔ اس ماہ تحریک جدید میں ۴۳ اور وقفِ جدید میں ۱۵ نئے مجاہدین شامل ہوئے۔

شعبۂ صنعت و تجارت:۔ اس ماہ ۶۷ خدام نے ۵ مختلف نوعیت کے ہنر سیکھے۔

شعبۂ وقارِ عمل:۔ دوران ماہ کل ۹۴ مرتبہ اجتماعی وقارِ عمل منائے گئے۔ جن میں ۸۶۹ خدام شامل ہوئے مجموعی طور پر ۳۳۳۴ گھنٹے کام کیا گیا۔

شعبۂ خدمتِ خلق:۔ ۸۰۳ غریب اور مستحق افراد کی ۹۰۰ روپے نقد سے مالی امداد کی گئی۔ ایسے نادار افراد میں ۳ من گندم اور ۴ من آٹا تقسیم کیا گیا۔ ۱۲۵۰ مریضوں کی عیادت کی گئی۔ ۱۶۸۱ افراد کا مفت علاج کیا گیا۔ ۱۵۴ ٹیکے بلا معاوضہ لگائے گئے ۵۲ افراد کو روزگار مہیا کرکے دیا گیا۔ ۳ مریضوں کو فوری طور پر ہسپتال پہنچایا گیا۔ مجلس سرگودھا کے خدام نے ایک پاؤنڈ خون بطور عطیہ ہسپتال کو دیا۔ ۵۹۴۵ روپے بطور قرضہ حسنہ مستحق افراد کو دیئے گئے۔ ۱۱۷ افراد کی منزل تک راہنمائی کی گئی۔ ۱۲۲ افراد کے ساتھ جاکر منزل تک پہنچایا گیا۔ اس ماہ ۴۲۶ بھوکے افراد کو کھانا کھلایا گیا۔ لاٹھیانوالہ کے دو خدام نے خود بھوکا رہ کر اپنا کھانا دو دیگر مسافروں کو کھلایا۔ ۳۰۰ احباب کو بینک سے قرضہ لینے میں مدد دی گئی۔ ۱۹ خطوط لکھ کر اور ۴۶۱ درخواستیں مفت ٹائپ کرکے دی گئیں۔ ۱۵ افراد کو ان کے خط پڑھ کر سنائے گئے۔ ایک بڑھیا کا سامان اٹھا کر اسے گھر تک پہنچایا گیا۔ ۳۵۲ آدمیوں کو بسوں میں سفر کرتے ہوئے خود کھڑے ہوکر خدام نے اپنی سیٹ پیش کی۔ ایک مکان کی تعمیر میں خدام نے مدد دی۔ ۴ افراد کے خانگی جھگڑوں کا صلح صفائی سے فیصلہ کروا دیا۔

شعبۂ اشاعت:۔ دورانِ ماہ خالد کے ۲۶ اور تشحیذ کے ۲۳ نئے خریدار بنائے گئے۔

چندہ تحریکِ جدید لازمی قرار دیدیا گیا ہے

کم از کم شرح چندہ پانچ روپیہ سے دس روپیہ کردی گئی ہے

بعض احباب ابھی تک اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔ کہ چندہ تحریک جدید طوعی ہے۔ اس لئے وہ بسا اوقات استطاعت کے باوجود اس کے ثواب سے محروم رہ جاتے ہیں یا حیثیت سے بہت کم قربانی پیش کرتے ہیں۔ پس ایسے احباب کی اطلاع کے لئے وضاحت کی جاتی ہے کہ ۱۹۵۳ء کے جلسہ سالانہ میں حضور کے اس ارشاد نے جملہ افراد جماعت کو تحریک جدید کے مالی جہاد میں شامل ہونے کے لئے مکلف کردیا ہے۔ فرمایا

"اب میں نے اس چندہ کو لازمی کردیا ہے جماعت کے ہر مرد اور عورت کا فرض ہے کہ اس میں حصہ لے"

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ کم از کم کس قدر رقم سے اس میں شمولیت اختیار کی جاسکتی ہے۔ سو جیسا کہ پہلے بھی متعدد بار اعلان کیا جاچکا ہے کہ مارچ ۱۹۶۴ء سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کی اقل ترین شرح دس روپیہ مقرر فرمادی ہے۔

جملہ امراء و صدر صاحبان اپنے اپنے حلقہ میں اسکی پابندی کروائیں۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

تعمیر مساجد ممالک بیرون صدقہ جاریہ ہے

($\frac{5}{64}$ ۲۰ تا $\frac{5}{64}$ ۳۱)

اس صدقہ جاریہ میں جن مخلصین نے دس روپیہ یا اس سے زائد حصہ لیا ہے۔ ان کے اسماء گرامی معہ ان کی مالی قربانیوں کے درج ذیل ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۳۸۱۔ احباب جماعت احمدیہ گگو ضلع منٹگمری بذریعہ مکرم ماسٹر جلال الدین صاحب — ۱۵ روپے

۳۸۲۔ مکرم سید اعجاز عباس صاحب رضوی ڈیرہ اسمٰعیل خاں۔ — ۱۰ "

۳۸۳۔ ناصرات الاحمدیہ لاہور بذریعہ دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ — ۱۷ "

۳۸۴۔ احباب جماعت احمدیہ احمدنگر ضلع جھنگ بذریعہ مکرم سید محمد عثمان صاحب۔ — ۲۵ "

۳۸۵۔ " " خوشاب ضلع سرگودھا بذریعہ مکرم ملک فیروز خاں صاحب۔ — ۱۲ "

۳۸۶۔ لجنہ اماء اللہ کوئٹہ بذریعہ محترمہ امۃ الرشید فاطمہ صاحبہ۔ — ۱۰ "

۳۸۷۔ مکرم محمد شریف صاحب انچارج جونیئر سکول تارڑ ضلع میرپور۔ — ۱۰ "

۳۸۸۔ " بابو لال حسین صاحب ڈیرہ اسمٰعیل خاں۔ — ۴۵ "

۳۸۹۔ احباب جماعت احمدیہ منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات بذریعہ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب — ۴۶-۵۰ "

۳۹۰۔ مکرم محمود احمد صاحب میہتر ضلع دادو (سندھ) — ۳۰ "

۳۹۱۔ " ڈاکٹر ایس ایم عبداللہ صاحب ہاگورا وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ — ۱۰ "

۳۹۲۔ محترمہ امۃ الحی صاحبہ اہلیہ چوہدری نورالدین صاحب علی پور گھلواں ضلع مظفرگڑھ — ۲۰ "

۳۹۳۔ " جنت بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری بدرالدین صاحب " " — ۲۰ "

۳۹۴۔ مکرم محمد اسماعیل صاحب بنگلہ نمبر ۱۸ ضلع گجرات — ۱۰ "

۳۹۵۔ " شیخ غلام حسین صاحب امرتسری مزنگ لاہور — ۱۵ "

۳۹۶۔ محترمہ جمیلہ بیگم صاحبہ جھنگ صدر منجانب مکرم مبارک احمد صاحب مرحوم — ۶۶ "

۳۹۷۔ مکرم چوہدری سردار محمد صاحب ادرحمہ ضلع سرگودھا — ۱۰ "

۳۹۸۔ " " انتصار احمد صاحب صدر قانونگوئی گجرات — ۱۰ "

۳۹۹۔ " قریشی احمد شفیع صاحب منجانب مرحوم اعزاء — ۱۵ "

۴۰۰۔ کارکنان تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ — ۲۳ "

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

لجنات اماء اللہ اور شعبۂ خدمتِ خلق

لجنات اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام ایک شعبہ "خدمت خلق" کا قائم ہے۔ جس کا فنڈ صاحب استطاعت بہنوں کی طرف سے جو عطایا جات ملتے رہتے ہیں۔ ان سے بنتا ہے۔ اس فنڈ سے مستحق مستورات اور بچوں کی امداد کی جاتی ہے۔

چنانچہ میں بہنوں سے درخواست کرتی ہوں کہ وہ اس مد میں رقوم بھجوائیں تاکہ لجنہ مرکزیہ کے زیر انتظام یہ شعبہ نادار اور مستحق مستورات اور بچوں کی مدد کرسکے۔ ابھی بہنوں کی اس شعبہ کی طرف بہت کم توجہ ہے۔ (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

شکریہ احباب و درخواست دعا

عزیزم سیف اللہ خاں کی اچانک وفات کے سلسلہ میں جن احباب و بزرگان اور عزیزان نے بذریعہ خطوط یا خود تشریف لاکر ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے تعزیت فرمائی ہے۔ خاکسار ان کا تہ دل سے ممنون ہے۔ ایسے خطوط کے فرداً فرداً بھی جواب بھجوائے گئے ہیں۔ ممکن ہے بعض احباب کو کسی وجہ سے چٹھی نہ پہنچ سکی ہو۔ اس لئے بذریعہ ان سطور سب احباب کی خدمت میں تشکر و امتنان کے جذبات کے ساتھ درخواست ہے۔ کہ وہ دعا فرمادیں۔ کہ اللہ تعالیٰ عزیز مرحوم کو اپنی رحمت کی چادر میں لے کر اپنے قرب میں جگہ دے۔ اور ہمیں اس صدمہ کو صحیح معنوں میں برداشت کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

(خاکسار چوہدری غلام رسول بی اے بی ٹی۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

درخواست دعا:۔ خاکسار کی والدہ صاحبہ کا پاؤں جل گیا ہے۔ پاؤں پر کافی گہرا زخم ہوگیا ہے۔ اور ساتھ بخار بھی کافی تیز ہے۔ درویشان قادیان اور احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے جلد از جلد صحت عطا فرمائے۔ (خاکسار محمود احمد دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

★ استنبول۔ ۲۴ جولائی۔ پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے کہا ہے کہ پاکستان ایران اور ترکی کے درمیان ثقافتی اور اقتصادی اتحاد کا سمجھوتہ دونوں ملکوں کے درمیان دوستی اور تعاون کے چھ سالہ تعلقات اور تجربات کا ماحصل ہے یہ سمجھوتہ نہ صرف حکومتوں کی طرف سے تعاون کا اعلان نہیں بلکہ اسے تینوں ملکوں کے عوام کی مکمل تائید حاصل ہے اور عوامی امنگوں کا مظہر ہے۔

مسٹر بھٹو سربراہوں کی کانفرنس کے بعد ہلٹن ہوٹل استنبول میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے انھوں نے اس سمجھوتے کے محرکات کا ذکر کرتے ہوئے تین اہم بین الاقوامی نکات کا ذکر کیا جن کے نتیجہ میں اس قسم کے گہرے تعاون کی ضرورت محسوس کی گئی انھوں نے کہا سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ گذشتہ چند سال سے نام نہاد غیر جانبدار ممالک کو عالمی سیاست میں بڑی اہمیت دی جا رہی ہے اور غیر جانبداری کی پالیسی کو جسے مختلف لوگوں نے بجا طور پر غیر اخلاقی پالیسی قرار دیا ہے بڑی وقعت حاصل ہو رہی ہے جس کے نتیجہ میں غیر جانبدار ممالک کو بھاری جنگی امداد ملنا شروع ہو گئی ہے اور اس سے ان ممالک کے لئے خطرہ پیدا ہو گیا ہے جو قیام امن کے لئے مختلف معاہدوں میں شامل ہیں۔ بدقسمتی سے دفاعی معاہدوں کو نظر انداز کرنے کی یہ پالیسی خود ان ہی ملکوں نے اختیار کی ہے جنہوں نے دفاعی معاہدوں کی تحریک شروع کی تھی

دوسری اہم بات یہ ہے کہ دنیا کے مختلف حصوں میں علاقائی تعاون رجحان بڑھ رہا ہے یورپی مشترکہ منڈی افریشیائی ممالک کے اتحاد کی تنظیم اور لاطینی امریکہ کے ممالک کی انجمن علاقائی تعاون کی چند نمایاں مثالیں ہیں۔ اسی بنیاد پر ان تینوں ملکوں نے بھی علاقائی اتحاد و تعاون کی ضرورت کو محسوس کیا ہے۔

مسٹر بھٹو نے کہا اس اتحاد کی ضرورت محسوس ہونے کا تیسرا سبب یہ ہے کہ امریکہ اور روس کے درمیان کشیدگی کم ہو رہی ہے اور حالات بتا رہے ہیں کہ مستقبل قریب میں ان دونوں ممالک میں دوستی ہو جائے گی۔

★ نئی دہلی ۲۴ جولائی۔ بھارت کے وزیر اعظم مسٹر لال بہادر شاستری نے صدر محمد ایوب خان کو ستمبر میں بھارت کے دورے کی دعوت دی ہے وزیر خزانہ مسٹر کرشنما چاری نے بتایا کہ انھوں نے اس سلسلے میں مسٹر شاستری کا ایک خط صدر ایوب کو لندن میں دیا تھا۔ صدر ایوب کی طرف سے اس خط کا جواب مل گیا ہے جو مسٹر شاستری کے سپرد کر دیا گیا ہے۔ مسٹر کرشنما چاری نے بتایا کہ صدر ایوب کے جواب کی روشنی میں وزیر اعظم شاستری باضابطہ طور پر بھارت کی حکومت کی جانب سے صدر ایوب کو دورے کی دعوت دیں گے۔

★ جکارتہ ۲۴ جولائی۔ انڈونیشیا کے صدر سوکارنو نے کہا ہے کہ اسلام مسجد کی چار دیواری میں محدود نہیں یہ ایک متحرک مذہب ہے جو انسانیت کی پوری زندگی کو اپنے دائرہ میں لے لیتا ہے اور مسلمان ملکوں کے لئے یہ مضبوط اتحاد کی بنیاد فراہم کرتا ہے وہ پاکستان کے ایک تجارتی وفد سے باتیں کر رہے تھے۔ پاکستان کا تجارتی وفد وزیر تجارت مسٹر وحید الزماں کی قیادت میں انڈونیشیا کے چار روزہ دورہ پر یہاں پہنچا تھا صدر سوکارنو نے پاکستان اور انڈونیشیا کے درمیان تجارتی اقتصادی تعاون بڑھانے پر زور دیتے ہوئے کہا کہ اس سے افریشیائی استحکام کے لئے ایک مثال بن سکتی ہے۔

★ واشنگٹن ۲۴ جولائی۔ بین الاقوامی مالی فنڈ نے پاکستان کو سندھ طاس کے منصوبہ پر عمل درآمد کے لئے پانچ کروڑ ۸۵ لاکھ ۴۴ ہزار ڈالر کا نیا قرضہ دینے کا اعلان کیا ہے

★ واشنگٹن: ۲۴ جولائی۔ امریکہ کی ۱۲ انجمنوں نے ایک ادارہ قائم کیا ہے جو تمباکو نوشی کے انسداد کی کوشش کرے گا۔

★ واشنگٹن: ۲۴ جولائی۔ امریکہ میں سگریٹ نوشی کے بارے میں اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ امریکہ میں سگریٹ کی فروخت میں پھر اضافہ ہو رہا ہے

جنوری میں سرجن جنرل نے تمباکو نوشی اور صحت سے متعلق جو رپورٹ شائع کی تھی اس کے بعد ملک میں تمباکو نوشی میں زبردست کمی ہو گئی تھی۔

★ تہران ۲۴ جولائی۔ ایک پولیس افسر جس نے ۱۵ سال قبل ایک ایرانی کمیونسٹ تودہ پارٹی کے رہنماؤں کو جیل سے فرار ہونے میں مدد دی تھی اسے حال ہی میں گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے

یہ افسر گلو بالڈی تھا جسے ایک فوجی عدالت نے سزائے موت دی تھی۔

کمیونسٹ رہنماؤں کے فرار ہونے کے فوراً بعد گلو بالڈی بھی فرار ہو کر روس چلا گیا تھا لیکن بعد میں روس نے اسے ایرانی حکومت کے حوالے کر دیا۔

★ لندن۔ ۲۴ جولائی۔ برطانیہ کی وزارت داخلہ نے بتایا کی ہے کہ ۱۹۵۸ء اور ۱۹۶۳ء کے دوران جن سولہ موٹر ڈرائیوروں کو تیز رفتاری کے الزام میں جرمانے کئے گئے ہیں انھیں جرمانوں کی رقم واپس کر دی جائے جرمانوں کی یہ رقم موٹر ڈرائیوروں سے ایک ایسی سڑک پر تیز رفتاری کے الزام میں وصول کی گئی تھی جہاں سرے سے حکومت کی طرف سے کوئی پابندی نہیں۔ وزارت داخلہ کو جب اصل صورت حال کا علم ہوا تو اس نے پولیس کو ہدایت کی کہ جرمانے کی رقم واپس کی جائے۔ اور اس سلسلہ میں ڈرائیوروں کے لائسنسوں پر جو اندراجات ہیں انھیں قلمزد کر دیا جائے۔

★ واشنگٹن ۲۴ جولائی۔ صدر جانسن نے ملائشیا کے فوجی دستوں کو امریکہ میں تربیت دینے کی پیشکش کی ہے ملائشیا کے وزیر اعظم ٹنکو عبدالرحمٰن نے کل اس پیشکش کا اعلان کرتے ہوئے بتایا کہ صدر جانسن نے کافی تعداد میں ملائشی فوجی دستوں کو امریکہ میں تربیت دینے کے لئے کہا ہے۔

انھوں نے کہا کہ میں نے صدر امریکہ کی پیشکش قبول کر لی ہے۔ امریکہ کی اس تجویز پر شاہ ملائشیا اور میرے درمیان ایک کانفرنس میں غور کیا گیا اس کانفرنس میں انڈونیشیا کی ناکہ بندی کی پالیسی پر بھی غور کیا گیا۔

★ واشنگٹن: ۲۴ جولائی:۔ جنوبی امریکہ کے ملکوں کے وزرائے خارجہ کا اجلاس شروع ہو گیا ہے جنوبی امریکہ کے صرف دو ملکوں میکسیکو اور ڈومینکن ری پبلک کے وزرائے خارجہ اجلاس میں شریک نہیں ہوئے۔

اجلاس میں کیوبا کے وزیر اعظم فیڈل کاسترو کی حکومت کے خلاف اجتماعی کارروائی کا فیصلہ کیا جائے گا۔

★ نئی دہلی ۲۴ جولائی۔ آل پارٹیز کنونشن نے جو گزشتہ روز پونا میں منعقد ہوئی بھارتی حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ غلہ کی ساری تجارت سرکاری تحویل میں لے لی جائے اور عوام کو غلہ سستے داموں فراہم کرنے کے انتظامات کئے جائیں۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ بھارت میں غلہ کی شدید قلت ہے اور نرخ بھی گراں ہیں جس کی وجہ سے عوام کئی جگہ مظاہرے کر چکے ہیں

★ بغداد۔ ۲۴ جولائی۔ عراق کے وزیر ثقافت و رہنمائی بریگیڈیئر عبدالکریم فرحان نے اعلان کیا ہے کہ عراق کو مجبوراً بعض غیر ملکی سفیروں کو ملک سے نکل جانے کا حکم دینا پڑا کیونکہ وہ عراق میں بغاوت کے لئے لوگوں کو اکسا رہے ہیں انھوں نے کہا کہ حکومت کو ان کی خفیہ کارروائیوں اور سرگرمیوں کا علم ہے۔

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد

حضور فرماتے ہیں:۔

"اس وقت چونکہ سلسلہ کو بہت سی مالی ضرورتیں پیش آگئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں اس لئے میں نے یہ تجویز کیا ہے کہ اس فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے وہ فوری طور پر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت (صدر انجمن احمدیہ) داخل کر دے تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو تجارت کے لئے رکھتے ہیں اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائیداد بیچی ہو اور آئندہ وہ کوئی اور جائیداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے لوگ صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائیداد کے لئے ضروری ہو اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے۔"

..." پھر بعض دفعہ لوگ اپنے بچوں کی تعلیم کے لئے روپیہ جمع کرتے رہتے ہیں اسی طرح بعض لڑکوں اور لڑکیوں کی شادیوں کے لئے روپیہ جمع کرتے ہیں اور ہو سکتا ہے کہ بعض لوگوں کے لڑکے اور لڑکیاں جوان نہ ہوئے ہوں۔ اور ان کو دو چار سال بعد اس روپیہ کی ضرورت پیش آنے والی ہو ایسے لوگوں کو بھی چاہیئے کہ وہ یہ روپیہ جماعت کے خزانہ میں جمع کرائیں"

میں امید کرتا ہوں کہ احباب جس قدر جلد ممکن ہو سکا حضور کے ارشاد کی تعمیل میں اپنی رقوم جلد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بھجوا دیں گے۔

(افسر خزانہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

تنازعہ کشمیر کے تصفیہ کیلئے اب بھارت کو کوئی تجویز پیش کرنا چاہیئے

(صدر ایوب)

بھارت کو دفاعی اخراجات کم کرکے ہمسایہ ملکوں سے دوستانہ تعلقات قائم کرنیکا مشورہ

کراچی ۲۵۔ جولائی۔ صدر محمد ایوب خان نے بھارت سے کہا ہے کہ اب وہ مسئلہ کشمیر کا کوئی حل پیش کرے کیونکہ پاکستان گزشتہ ۱۷ برس سے اس مسئلہ کے حل پیش کرتا چلا آرہا ہے آپ نے کہا کہ پاکستان نے اس مسئلہ کو طے کرنے کے لئے اقوام متحدہ کے ذریعہ اور براہ راست تمام مساعی کی ہیں جو بے نتیجہ ثابت ہوئیں۔ پاکستان نے گزشتہ بارہ سال میں اس مسئلہ کے بارے میں حل پیش کئے اس تنازعہ کے پرامن تصفیہ کے لئے جو کچھ ہمارے بس میں تھا ہم کر چکے اب ہم یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ بھارت اس سلسلہ میں کیا کہنا چاہتا ہے صدر ایوب پانچ ممالک کے بائیس روزہ دورہ سے واپسی پر یہاں ایک پر ہجوم پریس کانفرنس میں سوالوں کے جواب دے رہے تھے۔ اس پریس کانفرنس میں جو ایوان صدر میں ہوئی ملک بھر کے اخبارات کے پچاس سے زائد ایڈیٹروں کے علاوہ مقامی و غیر ملکی نامہ نگاروں نے شرکت کی۔ صدر ایوب نے اس پریس کانفرنس میں کابل تہران۔ انقرہ۔ اور لندن کی حکومتوں کے سربراہوں سے اپنی بات پر روشنی ڈالی۔

صدر ایوب نے دولت مشترکہ کی کانفرنس کے دوران بھارتی وزیر خزانہ مسٹر ٹی ٹی کرشنم اچاری سے پاک بھارت تعلقات پر بات چیت کے بارہ میں سوالوں کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ مسٹر کرشنم اچاری نے مجھے بتایا کہ نئے بھارتی وزیر اعظم پاکستان اور بھارت کے اختلافات دور کرنے کی خواہش رکھتے ہیں۔ آپ نے کہا کہ پاکستان نے ہمیشہ اسی خواہش کا اظہار کیا ہے صدر ایوب نے توقع ظاہر کی کہ بھارت میں زیادہ حقیقت پسندانہ اور درست طرز فکر فروغ پانے سے وہاں کے عوام میں پاکستان سے اختلافات دور کرنے کی خواہش بڑھے گی۔ آپ نے کہا ہم بھارت سے امن کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں لیکن یہ صرف اسی صورت میں ممکن ہے کہ دوسرا فریق بھی ایسی خواہش رکھتا ہو صدر ایوب نے کہا کہ بھارت اس وقت ۸ ارب ستائیس کروڑ روپے دفاع پر خرچ کر رہا ہے اس نے دو فوجیں رکھی ہوئی ہیں جن میں سے ایک چین کے خلاف اور دوسری پاکستان کے خلاف ہے آپ نے کہا کہ بھارت کے لئے یہ مشغلہ بڑا مہنگا ہے اگر وہ اپنے ہمسایہ ممالک سے جھگڑے طے کرنے تو اپنے زبردست دفاعی اخراجات میں کمی کرکے ملک کو ترقی و خوشحالی کی راہ پر ڈال سکتا ہے

صدر ایوب نے انقرہ میں ایران پاکستان اور ترکی کے سربراہوں کی کانفرنس میں ترقی کے لئے علاقائی تعاون کو تاریخی اہمیت کا واقعہ قرار دیا۔ آپ نے کہا یہ خالصتاً علاقائی بندوبست ہے اور اس میں تمام دوسرے ممالک شامل ہو سکتے ہیں یہ تعاون کسی ملک کے خلاف نہیں ہے اور اس میں بھارت سمیت دوسرے ممالک کلی یا جزوی طور پر شامل ہو سکتے ہیں بشرطیکہ اُن کے مفادات ہم سے مشترک ہوں۔ صدر نے کہا یہ تعاون علاقہ میں اقتصادی بہبود اور امن و استحکام کے لئے عمل میں لایا گیا ہے اور یہ کہنا کہ یہ عرب ملکوں کے خلاف ہے بے بنیاد ہے اور بلا جواز ہے اگرچہ اس تعاون کے تینوں شرکاء مسلم ممالک ہیں لیکن یہ بین الاسلامی اتحاد کی تحریک نہیں۔ یہ بات انتہائی مستحسن ہوگی کہ تمام مسلم ممالک ایک ہی پلیٹ فارم پر جمع ہو جائیں لیکن میرے خیال میں یہ بات مناسب نہیں کہ اس نظریہ (بین الاسلامی اتحاد) کو دوسروں پر ٹھونسا جائے صدر ایوب نے توقع ظاہر کی ہے کہ اسلامی ممالک بتدریج اپنے طور پر متحد ہونے کی ضرورت کا احساس کرلیں گے۔

شیخ عبداللہ سورن سنگھ سے ملاقات کریں گے

نئی دہلی ۲۵ر جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ بھارت کے نئے وزیر خارجہ سردار سورن سنگھ شیخ عبداللہ سے کشمیر کے مسئلہ پر گفتگو کریں گے۔ سردار سورن سنگھ آج سری نگر پہنچ رہے ہیں وہ مقبوضہ کشمیر کی حکومت کے ارکان سے بھی بات چیت کریں گے۔ یاد رہے سردار سورن سنگھ نے پچھلے سال کشمیر کے مسئلہ پر وزیر خارجہ پاکستان مسٹر ذوالفقار علی بھٹو سے بھی ملاقاتیں کی تھیں۔

مبصروں کا خیال ہے کہ شیخ عبداللہ سے سردار سورن سنگھ کی ملاقات ایوب شاستری ملاقات کے لئے راہ ہموار کردے گی۔

مسٹر شاستری پاکستان سے اختلافات دُور کرنیکی کوشش کریں

مَیں سردیوں میں پاکستان کا دَورہ کروں گا (شیخ عبداللہ)

نئی دہلی ۲۵۔ جولائی۔ شیخ عبداللہ نے کل وزیر اعظم بھارت مسٹر لال بہادر شاستری سے اپیل کی کہ پاکستان سے مسئلہ کشمیر اور دوسرے تنازعات حل کئے جائیں اور اس طرح اس کام کو مکمل کیا جائے جو پنڈت نہرو کی وفات سے ادھورا رہ گیا ہے۔

انہوں نے سرینگر میں ایک انٹرویو میں مزید کہا کہ وزیر اعظم بھارت کو رجعت پسند عناصر کو سختی سے کچلنا چاہیئے جو محض اس بناء پر بھارت کی نئی قیادت کے خلاف منظم ہو رہے ہیں کہ دولت مشترکہ کانفرنس کے مشترکہ اعلامیہ میں پاکستان اور بھارت کے اختلافات کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔

ان سے کہا گیا کہ صدر ایوب نے مسئلہ کشمیر کے حل کے لئے خود مختار کشمیر اور مشترکہ کنٹرول کی تجویز مسترد کر دی ہے اس کے بعد اب آپ کے نزدیک مسئلہ کا کیا حل باقی رہ گیا ہے شیخ عبداللہ نے کہا "اب بھارت کو ایسا حل پیش کرنا چاہیئے جو دونوں ملکوں اور کشمیری عوام کے لئے قابل قبول ہو تاکہ اس حل کے حق میں رائے عامہ ہموار کی جائے۔ دونوں ملکوں میں مفاہمت کرانے کی کوششوں کا ذکر کرتے ہوئے شیخ عبداللہ نے کہا کہ میں شاید سردیوں میں پاکستان کے دورہ پر پھر جاؤں اور اپنا نامکمل دورہ پورا کروں۔ انہوں نے بتایا کہ میں اس ماہ کے آخر میں نئی دہلی جاؤں گا۔

صدر جانسن کو دورہ ملائشیا کی دعوت

واشنگٹن ۲۵ر جولائی — وزیر اعظم ملائشیا تنکو عبدالرحمٰن نے کل رات ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ میں نے صدر امریکہ لنڈن جانسن کو ملائشیا کے دورہ کی دعوت دی ہے۔ صدر امریکہ کے دورہ کے لئے کوئی خاص تاریخ مقرر نہیں کی گئی ہے کہ وہ جب مناسب سمجھیں وفاق ملائشیا کے دورہ پر آئیں۔

اقوامِ متحدہ کے سیکرٹری جنرل

اگلے هفتے ماسکو جائیں گے

لندن ۲۵ر جولائی — اقوامِ متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھانٹ بذریعہ طیارہ یہاں سے رنگون روانہ ہو رہے ہیں۔ اگلے ہفتے ماسکو جانے سے قبل کچھ دیر کے لئے اپنے وطن میں قیام کرینگے

آپ ماسکو میں روسی لیڈروں کے ساتھ مختلف بین الاقوامی امور پر تبادلہ خیالات کریں گے۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۲۳ر جولائی ۱۹۶۴ء کو عطاء الکریم صاحب بی۔اے واقفِ زندگی کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کا نام عطاء المجیب تجویز فرمایا ہے۔

نومولود محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل کا پہلا پوتا اور مکرم قاضی عبدالسلام صاحب بھٹی آف نیروبی کا نواسہ ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو اپنے فضل سے صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے۔ دینی و دنیوی ترقیات اور با اقبال زندگی سے نوازے اور اسے والدین، خاندان اور سلسلہ کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

بھارتی مسلمانوں کا جبری انخلاء

ڈھاکہ ۲۵ر جولائی — معلوم ہوا ہے کہ بھارت سے مسلمانوں کے جبری انخلاء کی مہم کے نتیجہ میں ۱۸ر جولائی کو ختم ہونے والے ہفتہ کے دوران آسام سے ۱۱۲ اور تری پورہ سے ۷۳ مہاجرین مشرقی پاکستان کے مختلف اضلاع میں داخل ہوئے آسام سے آنے والے ان افراد کی تعداد ایک لاکھ سے زائد ہے جنہوں نے اپنے نام مشرقی پاکستان میں غلطی حکام کے پاس درج کرائے ہیں۔

الجزائر میں ہولناک دھماکہ

۱۱۶ افراد ہلاک، ۱۵۰ مجروح

الجزائر ۲۵ر جولائی — گزشتہ رات مشرقی الجزائر کی بندرگاہ بون میں لنگر انداز ایک مصری جہاز "اسکندریہ" میں ہولناک دھماکہ سے ۱۶ افراد ہلاک اور ۱۵۰ مجروح ہو گئے۔ یہ دھماکہ رات دس بجے کے قریب ہوا جس سے ایک ساحلی ہسپتال کی عمارت کو بھی زبردست نقصان پہنچا۔